مفتی نظام الدین شامزئی شہید رحمۃ اللہ علیہ اس شرح کے بارے میں فرماتے ہیں:

''بندہ تقریباً تین سال سے جامعہ علوم اسلامیہ (بنوری ٹاؤن کراچی) میں صحیح بخاری شریف پڑھا رہا ہے اور الحمدللہ صرف اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے کہتا ہوں کہ مجھے مطالعہ کا ذوق اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے عطا فرمایا ہے، صحیح بخاری کی مطبوعہ ومتداول شروح، حواشی اور تقاریر اکابر میں سے شاید کوئی شرح، حاشیہ یا تقریر ایسی ہوگی جو بندہ کی نظر سے نہیں گزری، لیکن میں نے ''کشف الباری'' جیسی ہر لحاظ سے جامع، مرتب اور تحقیقی شرح نہیں دیکھی، اگر چہ علماء کا مشہور مقولہ ہے ''**لا یغنی کتاب عن کتاب** '' لیکن ''**ما من عام الا و قد خص عنه البعض** '' کے قاعدہ کے مطابق ''کشف الباری'' اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہے، بلا مبالغہ حقیقۃً وواقعۃً یہ ایسی شرح ہے کہ انسان کو دوسری شروح سے مستغنی کردیتی ہے''۔

شیخ الاسلام مولانا مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم العالیہ اس شرح کے بارے میں فرماتے ہیں:

''اگر میں یہ کہوں تو شاید مبالغہ نہیں ہوگا کہ اس وقت صحیح بخاری کی جتنی تقاریر اردو میں دستیاب ہیں یہ تقریر دینی نافعیت وجامعیت کے لحاظ سے سب پر فائق ہے اور یہ صرف طلبہ کے لیے نہیں بلکہ صحیح بخاری کے اساتذہ کے لیے بھی نہایت مفید ہے، مباحث کے انتخاب، تطویل اور اختصار میں پڑھانے والے کا مذاق جدا ہوسکتا ہے لیکن اس میں صحیح بخاری کے طالب علم اور استاذ کے لیے تقریباً تمام ضروری مسائل کا احاطہ کیا گیا ہے''۔

حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت حدیث کا یہ نامکمل سا تعارف اس حد تک ہے کہ یہ مطبوعہ شکل میں قارئین تک پہنچ چکا ہے، ورنہ حقیقۃً آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت حدیث کے دامن میں وہ ہزاروں فضلاء وعلماء اور مدرسین ومشائخ بھی داخل ہیں جنہوں نے مفتاح العلوم جلال آباد (انڈیا)، دارالعلوم (کراچی) میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے زانوائے تلمذ تہہ کرکے سالوں تک کسب فیض کیا اور پھر اس دولت کو اطرافِ عالم میں عام کیا۔

دعا ہے کہ حق تعالیٰ شانہ ہمارے شیخ مخدوم قدس سرہٗ کی مساعی جلیلہ کو قبول فرماتے ہوئے انہیں جنت الفردوس میں انبیاء وصدیقین اور شہداء وصالحین کی رفاقت ومعیت نصیب فرمائیں، آمین

☆☆☆☆

حضرت صدروفاق رحمۃ اللہ علیہ کا سانحہ ارتحال

رئیس المحدثین ، بخاری عصر ،مجدد فی ھذ الزمان ، استاذ الاساتذہ ،شیخ شیوخ الحدیث ،صدروفاق المدارس العربیہ پاکستان،حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب ۱۷ربیع الثانی ۱۴۳۸ھ کی رات مطابق ۱۵ جنوری ۲۰۱۷ء بروز پیر اس عالم فانی سے عالم باقی کے لیے رختِ سفر باندھ کر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہم سے جدا ہو گئے...... اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیہِ رَاجِعون، اِنَّ لِلّٰہِ مَا اَخَذَ وَلِلّٰہِ مَا اَعطیٰ، ولہ کل شیٔ عندہ باجل مسمیٰ......

موت اٹل حقیقت ہے اس سے کسی کو جائے فرار نہیں، اللہ تعالیٰ کا فرمان: وَمَا مُحمدٌ اِلَّا رَسُول قَدْ خَلَتْ مِن قَبلِہِ الرُّسل ......موت کی حقیقت کو آشکارا کرتا ہے۔ ابھی ۱۲ربیع الثانی جمعرات کے روز دس گیارہ بجے کے قریب آپ کو چیک اپ کے لیے اسپتال لیجایا گیا تھا۔ قبل الظہر آپ واپس گھر تشریف لے آئے،مگر اچانک کچھ ہی دیر میں آپ کو دوبارہ اسپتال لے جانا پڑا۔ کیا معلوم تھا اب واپسی بقائمی ہوش وحواس نہیں ہو پائے گی۔

اگر چہ حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ اپنی عمر رواں کے اس حصے میں تھے کہ کسی وقت بھی یا اَیُّتھا النفسُ المطمئنۃ ، ارجعی اِلیٰ رَبک راضیۃ مرضیۃ کی پکار لگ سکتی تھی، مگر کیا معلوم تھا کہ آپ یوں اچانک اپنے خدام، تلامذہ، متعلقین، متوسلین اور معتقدین اور محبین کو یوں روتا بلکتا اور سسکتا چھوڑ کر اس دنیا سے رخصت ہو جائیں گے؟!۔ آخر وقت تک جس طرح آپ نے مصروف، منظم، منضبط، بیداری شعور اور خدمتِ حدیث کے ساتھ زندگی گذاری وہ قابل رشک تھی۔ آپ وفاق المدارس العربیہ پاکستان جیسے عظیم ادارے کے صدر تھے، اور یہ صدارت محض نام کی نہ تھی بلکہ اخیر وقت تک وفاق کے ہر معاملے پر آپ کی مضبوط گرفت رہی۔ ایک ایک کام پر آپ کی نگاہ رہتی حتیٰ کہ اس ماہ کا 'کلمۃ المدیر' بھی آپ اپنی علالت کے باوجود ملاحظہ فرما کر اس میں مناسب ترمیم واضافہ کروا چکے تھے۔ یہی بیدار مغزی وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے لیے ترقی واستحکام اور بے مثال عروج کا سبب ہوئی۔

آپ کے وصال پر ملال سے جو خلا پیدا ہوا ہے وہ پُر ہونا ممکن نہیں ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ آیۃٌ من آیات اللہ تھے۔ آپ مجموعہ صفاتِ حمیدہ واخلاق عالیہ تھے۔ علم وعمل کے اعتبار سے زمانہ حاضر کے نفوس پر افضلیت کا درجہ رکھتے تھے۔ آپ ''وفاق المدارس العربیہ پاکستان'' اور ''اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان'' کے صدر کی حیثیت سے وطن عزیز کے تمام دینی مدارس کے بلا تفریق مسلک سرپرست ونگہبان تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذات کو منبع رُشد وہدایت اور مصدرِ خیر بنا دیا تھا اور آپ کا وجودِ مسعود تمام دینی اداروں کے لیے وجہِ سکون واطمینان تھا۔ آپ بیک وقت مفسّر، محدث، متکلم، فقیہ، مدرس، منتظم، قائد، شیخ وقت، عابد وزاہد اور صاحبِ جود وسخا تھے۔ اب آپ ان صفات کے حامل کسی شخص کو چراغ رُخ زیبا لے کر بھی ڈھونڈنے نکلیں گے تو نہ پا سکیں گے۔

اپنے اپنے محسوسات کی بات ہے، راقم عرض کرتا ہے کہ آپ کے وصال پرملال پر ہمت وحوصلے کو برقرار رکھنا نہایت مشکل ہوگیا۔ ایسا کوہِ غم ٹوٹا کہ کچھ کچھ اندازہ ہونے لگا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی کیا کیفیت ہوئی ہوگی؟! اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کی وفات سے وفاق المدارس العربیہ سب سے زیادہ متاثر ہوا ہے۔ آپ نے اپنی عمر کا معتدبہ حصہ وفاق کی ترقی واستحکام میں صرف فرمایا، آپ نے تمام مدارس دینیہ کو وفاق کی لڑی میں پرویا، ان کی نگہبانی کا فریضہ انجام دیا، آپ نے وفاق کے پلیٹ فارم سے مدارس کو نظام تعلیم، نصابِ تعلیم اور نظام امتحانات دیا۔ مدارس کی آزادی وحریت کا تحفظ کیا۔ پچھلے دوعشرے مدارس کے حوالے سے بہت کٹھن گذرے، ہر حوالے سے مدارس پر دباؤ آیا، مگر آپ نے اس سارے عرصے میں محض اللہ کے بھروسے اور اعتماد پر حالات کا مقابلہ کیا۔ آج دینی مدارس جس آزادی اور اطمینان کے ساتھ قال اللہ وقال الرسول کے پڑھنے پڑھانے میں مصروف ہیں یہ حضرت شیخ رحمہ اللہ کی اَنتھک مساعی اور توجہات کا نتیجہ ہے۔ آپ کا اس دنیا سے رخصت ہوجانا دینی مدارس کے لیے بہت بڑے دھچکے سے کم نہیں۔ جانے اب کون حکمرانوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ان سے دوٹوک بات کرسکے گا؟!...... البتہ اطمینان کی بات یہ ہے کہ اس وقت وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی امانت شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب دامت برکاتہم العالیہ اور حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری مدظلہم کے سپرد ہے۔ ان شاء اللہ وفاق المدارس العربیہ ہردوحضرات کی قیادت وسیادت میں حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ کے مزاج ومسلک کے مطابق ترقی وعروج کے زینے طے کرتا رہے گا۔

آخر میں دو باتیں ہمیں عرض کرنی ہیں...... اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ اپنے ساتھ بے اندازہ حسنات لے کر گئے ہیں۔ قابلِ رشک ہمہ پہلو صدقاتِ جاریہ کی صورت خیر کے اموراس پر مستزاد ہیں۔ ان شاء اللہ، ہمارا گمان یہی ہے کہ حضرت اقدس رحمہ اللہ جنۃ النعیم کے اعلیٰ درجات پر فائز ہیں۔ البتہ حضرت کی وفات کے بعد ہمیں آپ کے رفع دَرَجات کی دُعا اور ایصال ثواب کے لیے قطعی بخل سے کام نہیں لینا چاہیے۔ اپنے محسن ومربی کو اپنی دعاؤں میں مناجات میں ضرور یاد رکھنا چاہیے۔ مدارس عربیہ میں حضرت رحمہ اللہ کے لیے ایصال ثواب کا زیادہ سے زیادہ اہتمام کرنا چاہیے۔

دوسری بات یہ عرض کرنی تھی کہ "ماہ نامہ وفاق المدارس" کی جانب سے حضرت رحمہ اللہ کی یاد میں خاص نمبر نکالنے کا اعلان کیا گیا ہے۔ ان شاء اللہ ارادہ ہے کہ حضرت صدر وفاق رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات کے شایان شان خاص نمبر نکالا جائے، مگر اس کے لیے اہل علم وقلم کا تعاون بھی ضروری ہے، اُمید ہے کہ اس سلسلے میں اکابر وفاق، مسئولینِ وفاق خصوصاً حضرت رحمہ اللہ کے تلامذہ حضرت شیخ کی سیرت وسوانح پر اپنے مضامین سے نوازیں گے۔ حتمی تاریخ اشاعت کا اعلان بہت جلد کیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنی شان کے مطابق شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو جزا عطا فرمائے۔ آپ کی حسنات کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آپ کے درجات کو ہر گذرتے لمحے کے ساتھ بلندیاں عطا فرمائے، اور ہمیں بھی آپ کے نقش سلیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین یارب العالمین!